تیرہ رجب کو معاشرے کے مختلف طبقات سے خطاب کرتے ہوے قائد انقلاب اسلامی فرمایا ـ 8 /Aug/ 2006

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تیرہ رجب کو حضرت امرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر قائد انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے معاشرے کے مختلف طبقات سے خطاب فرمایا جو حسب ذیل ہے ۔

امت اسلامی ملت ایران اور آپ سب حضار کی خدمت میں امیرالمومنین امام المتقین ستارہ آسمان عدل و انصاف و انسانیت حضرت علی ابن ابیطالب علیہ الصلاۃ و السلام کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ حضرات نے زحمت کی اور ملک کے مختلف علاقوں سے یہاں تشریف لاۓ اور اس باعظمت جشن میں شرکت کی ۔
حضرت امیرالمومنین علیہ الصلاۃ والسلام، تاریخ بشریت و اسلام کے اس مرد بزرگ سے محبت کرنا نہ صرف شیعہ اور مسلمانوں کی خصوصیت ہے بلکہ دنیا کے سارے آزاد منش انسان اس میں مسلمانوں کے شریک ہیں آپ کو معلوم ہے کہ وہ افراد جو مسلمان نہیں ہیں اس عظیم شخصیت سے محبت کرتے ہیں ان کے بارے میں کتابیں لکھتے ہیں اور شعر کہتے ہیں ،یہ بڑی غلط سوچ ہوگي اگر امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ذات والا صفات کو مسلمانوں کے درمیان اختلافات کا وسیلہ قراردیا جاۓ آپکی شخصیت ایسی عظیم ہےکہ تمام مسلمان اور تمام اسلامی فرقے اپنے سارے وجوداور دل و جان کی گہرائیوں سے آپ سے محبت کرتے ہیں اس محبت و عشق کا سرچشمہ وہ ممتازصفات و فضائل و کمالات ہیں کہ جن کے سامنے ہر انصاف پسند انسان فروتنی سے سر خم کرتا ہوا نظر آتا ہے یہی قدر جامع اور قدر مشترک ہے ۔
خالص ایمان، فداکارانہ جہاد،امرونہی الھی کے سامنے تسلیم محض ہونا ،خدا کی مطلق اطاعت وبندگي ،دنیوی زرق و برق و مادی امور سے بے اعتنائی ،عوام الناس کے لۓ رحم دل انصاف پسند اور عادل ہونا ،مظلوموں کمزوروں اور ستمدیدہ افراد کے لۓ جذبہ رحمت کا حامل ہونا ،دشمنان دین کے مقابل پر عزم و استقامت ہونا ،ہرطرح کے حالات و سختیوں اوردشواریوں میں دینی فریضہ انجام دینا یہ ایسے حکمت آمیز کلمات ہیں کہ ماضی، دور حاضر اور کل کے انسان کو ان کی ضرورت ہے امیرالمومنین علیہ السلام کا نہج البلاغہ انسان کے لۓ ہمیشہ مشعل راہ ہے ۔
یہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ظاہری شخصیت ہے جسے ہماری کوتاہ بیں آنکھیں دیکھ اور محسوس کرسکتی ہیں اور اس کے خوبصورت پہلوؤں کا ادراک کرسکتی ہیں ،معنوی قدسی اور ملکوتی پہلوؤں کودرک کرنا قدیسین و صدیقین کا خاصہ ہے ہماری آنکھوں میں وہ تاب کہاں کہ وہ اولیاء خدا و مقربان درگاہ حق کی طرح حقائق ولایت کو درک کرسکیں آج ایسی ہی شخصیت کی ولادت کا دن اور عید ہے ۔
آسمان تاریخ بشر پر ہرستارے کا طلوع ہونا انسانوں کے لے عید ہے عالم بشریت کی ہرممتاز شخصیت کی ولادت کا دن اول سے لیکر آخر تک، جس نے انسان کو سعادت کی راہ دکھائي اور اس راہ میں جدوجھد کی انسانوں کے لۓ عید کا دن ہے مسلمانوں کے لۓ یہ عید ہمیشہ کے لۓ ہے ۔
ہمیں دیکھنا ہےکہ صدیاں گذرنے کے بعد ہم کس طرح سے یہ عید مناتے ہیں صرف حضرت علی علیہ السلام کا نام لینااور خود کواں کی طرف منسوب کرنا ہی کافی نہیں ہے ہم تاریخ کی بزرگ شخصیتوں دینی پیشواؤں انبیاء و اولیاء کو محض تاریخ کی یادگارشخصیتیں نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ان حضرات کی ذوات سراسر سبق آموز، نمونہ عمل اور زندگي میں ہرہر قدم پر رھنمائي کرنے والی ہیں یہ بات سب سے اھم ہےکہ ہم ان سے کیا سبق حاصل کرتے ہیں آج امت اسلامی کو وجود مبارک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیرالمومنین علیہ

السلام کی ذات مبارک نیزراہ روشن الھی کے دیگر بزرگوں سے کیا سبق حاصل کرنا چاہیے؟یہ سب سے اھم ہے، ہمیں اس نقطہ نگاہ سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی ذات مبارک پر نظر ڈالنی چاہیے ۔
جو چیزمسلم ہے وہ یہ ہے کہ ان بزرگوں نے خدا اور اسکے دین کی راہ میں اپنی زندگی وقف کردی تھی" اشھد انک جاھدت فی اللہ حق جھادہ و عملت بکتابہ و اتبعت سنن نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ " میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کیا خدا کی کتاب پر عمل کیا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی ۔
یہ عبارت ہم امیرالمومنین اور دیگر ائمہ علیھم السلام کی زیارتوں میں پڑھتے ہیں یہ جہاد ہمیشہ ہماری ذمہ داری ہے علمی جہاد ،عملی جہاد ،جنگ اور امن کے زمانے میں جہاد ـنفس سے جہاد ـبیرونی دشمن سے جہاد ،مال سے جہاد جان سے جہاد زبان سے جہاد یہ سب سبق ہیں ہروہ کام جو دین وامت کی پیشرفت کے لۓ انجام دیا جاتاہے وہ جہاد ہے امت اسلامی کی عام پیشرفت کے لۓ جو تعلیم حاصل کی جاتی ہے جہاد ہے امت اسلامی کے درمیان محبت و ہم فکری اور اتحاد پیداکرنے کے لۓ جو کوششیں کی جاتی ہیں وہ بھی جہاد کے زمرے میں شامل ہیں ،نفس کی شیطانی خواہشوں سے مقابلہ کرنا بھی جہاد ہے ،زبان و دل اور عملی طور سے خدا دین و قرآن کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا خداکی راہ میں جہاد ہے یہ امیرالمومنین علیہ السلام اور اولیاء دین خدا کے سکھاۓ ہوۓ سبق ہیں جہاد صرف میدان جنگ سے مخصوص نہیں ہے اور امت اسلامی راہ خدا میں جہاد کو فراموش کرکے آج کی افسوس ناک صورتحال سے دوچار ہوچکی ہے ۔
امت اسلامی تاریخ کے ایک بڑے دور میں علم تہذیب و تمدن، اخلاق و انسانی اقدار کو بڑھانے میں سب سے آگے تھی آج یہی امت تفرقہ کا شکار ہے کمزوروپسماندہ ہوچکی ہے کفار و دشمنان دین اس کی سیاست اور زندگی کے امور میں مداخلت کررہے ہیں اس پر ظلم ڈھارہے ہیں اور وہ اپنا دفاع کرنے سے عاجز ہے عالم اسلام کی یہ کمزوری اور انحطاط راہ خدا میں جہاد کو فراموش کرنے کی وجہ سے ہے ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ امت نے میدان جنگ میں دشمن کا مقابلہ کیوں نہیں کیا ہے ؟گرچہ جنگ بھی جہاد کی ایک قسم ہے، ہمارا یہ کہنا ہےکہ ہم دشمن کو پہچاننے سے کیون غافل ہوچکے ہیں ؟دشمن کی سازشوں اور مکاریوں سے کیوں غافل ہوچکے ہیں ؟ کیوں دشمن کے فریب میں آجاتے ہیں ؟

آج تیرہ رجب اور عید کا دن ہے لیکن ہمیں دل سے عید کی خوشی محسوس نہیں ہورہی ہے کیونکہ امت اسلامی کاپیکر لہولہان ہے لبنان کو دیکھیۓ وہاں کیا ہورہا ہے فلسطین کو دیکھیۓ وہاں کیا ہورہا ہے عراق کو دیکھیۓ افغانستان پر نگاہ ڈالیۓ یہ سب دیکھنے کے بعد امت اسلامی خوش نہیں رہ سکتی یہ سب ہماری کمزوریاں ہیں ۔

ان ہی دنوں امت اسلامی دو تلخ حادثوں سے روبرو ہوئی ہے ان میں سے ہرایک امت کو غور و فکر کرنے پر وادار کرسکتاہے امت اسلامی کو چاھیے کہ خود کو ملامت کرے اور توبہ کرے ان دوحادثوں میں سے ایک لبنان وفلسطین میں جاری المناک واقعات ہیں ایک مہینہ ہورہا ہےکہ صیہونی آدم خوار وحشی درندہ لبنانی عوام پر قہر ڈھارہا ہے ،مجاھد فی سبیل اللہ حزب اللہ سے منہ کی کھارہا ہے لیکن قانا میں مسلمان بچوں پر اور دیگر علاقوں پر بمباری کررہاہے راہ خدامیں جہاد کرنے والے مجاھدین سے مقابلہ نہیں کرسکتا ان سے شکست کھارہاہے اس کا بدلہ بچوں مظلوم نہتے لوگوں، گھروں اور شہری تنصیبات پر بمباری کرکے نکال رہا ہے یہ ایک عظیم مصیبت ہے ایسی ہی وحشیانہ کاروائیاں غزہ اور فلسطین کے دیگر علاقوں میں بھی انجام دی جارہی ہیں یہ وہ المیہ ہے جس سے سارے مسلمانوں کو ہوشیاراور بیدار ہوجانا چاہیے سامراج اور دنیاۓ کفر نہ صرف خاموش ہے بلکہ ایسا رویہ

اپنایا ہواہے کہ جس سے جارح اور ظالم کی حوصلہ افزائي ہوتی ہے امریکہ ایک طرح سے، خبیث برطانیہ دوسری طرح سے، بعض طاقتیں کسی اور طرح سے، اقوام متحدہ بھی مکمل ناتوانی اور عاجزی سے اس ظلم و ستم کے خاموش تماشائي بنے ہوۓ ہیں اور اس کے ساتھ انسانی حقوق تہذیب و تمدن اور دہشت گردی سے مقابلہ کے بلند بانگ دعوے بھی کرتے ہیں ان سیاہ دل منافقین کو شرم بھی نہیں آتی یہ نہایت عبرت ناک امور میں سے ایک ہے -

یہ مسئلہ جو لبنان اور خاص کر اس ملک کے اھل تشیع کے لۓ پیدا کیا گیا ہے تمام قوموں ملکوں اور اسلامی فرقوں کے لۓ پیش آسکتاہے بڑی طاقتوں سے کوئي امید نہیں رکھی جاسکتی اسلامی امت میں خود اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے اسے اپنے وجود کا خود تحفظ کرنا چاہیے ۔

یہ بات بارہا دیکھی گئي ہےکہ سامراجی طاقتیں جب مسلمانوں کا مسئلہ درپیش ہوان کے خلاف ہونے والے ہرطرح کے جرم سے چشم پوشی کرلیتی ہیں یہ بات بوسنیااور کوسوو میں دیکھی گئي ،عراق و افغانستان میں دیکھی گئي اور آج لبنان کی باری ہے فلسطین بھی برسوں سے اسی صورتحال سے دوچار ہے ان کے نزدیک شیعہ سنی عرب و عجم میں کوئي فرق نہیں ہے جہاں بھی ان کا زور چل جاے اور انہیں کوئي رکاوٹ محسوس نہ ہو اور جہان ان کے خلاف مزاحمت نہ ہو اپنے پیر جمالیتے ہیں اسلامی امت کو یہ سمجھنا اور درک کرنا چاہیے اور خود کو طاقتور بناناچاہیے یہ ان دو المیوں میں سے ایک ہے جو واقعا عبرت ناک ہے اور مسلمان اس سے غافل نہیں رہ سکتا ۔

دوسرا المیہ جو اس سے بھی ہولناک ہے اسلامی حکومتوں کے درمیان تفرقہ ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ تقریبا ایک مہینے سے دشمنان اسلام مسلمانوں کے ایک گروہ پر ظلم وستم ڈھارہے ہیں یہ کوئي معمولی جنگ بھی نہیں ہے بلکہ اس میں ہرطرح کے جنگی جرائم کا ارتکاب کیا جارہا ہے بے گناہ عوام کا قتل عام کیا جارہا ہے ممنوعہ اورغیر قانونی ہتھیار استعمال کۓ جارہے ہیں لیکن اسلامی حکومتیں بالخصوص بعض عرب حکومتیں ہاتھ پر ہاتھ دھرے خاموش تماشائي بنی ہوئي ہیں یہ غلطی نہایت نقصان دہ ہے یہ حکومتیں امریکہ اور سامراجی طاقتوں کے تحفظات کا خیال رکھ رہی ہیں لیکن سامراج موقع پڑنے پران کاخیا ل نہیں رکھے گا دشمن البتہ سرگرم عمل ہے اور شیعہ سنی کا مسئلہ اسلامی امت کو شکست دینے کے لۓ دشمنوں کا ایک اھم ترین حربہ رہا ہے شیعہ اورسنی دونوں جان لیں، سب لوگ ایران میں اور دنیاے اسلام میں جان لیں شیعہ سنی کا اختلاف امت اسلامی کے خلاف دشمن کا ایک حربہ ہے دشمن ہر طرح سے اس حربے سے استفادہ کرتاہے جب فلسطین کے سنی مسائل میں گرفتار ہوتے ہیں تو یہ نعرے لگاے جاتے ہیں اور پروپگینڈا کیا جاتاہے کہ یہ لوگ سنی ہیں اور تم لوگ شیعہ ہو اس طرح مدد کرنے سے روکا جاتاہے اور آج جب لبنان کے شیعہ مصیبت کا شکار ہیں تو ایک گروہ سے کہا جاتاہے کہ آپ سنی ہیں یہ لوگ شیعہ ہیں ان کی مدد نہ کریں ،دشمن نہ شیعہ کوخاطر میں لاتا ہے اور نہ سنی کو وہ درحقیقت اسلام کا مخالف ہے ۔

تفرقہ عالم اسلام کی سب سے بڑی مصیبت ہے یہ تفرقہ قوموں کو ایک دوسرے سے جداکردیتا ہے دلوں میں فاصلے پیداکردیتاہے اس وقت دشمن یعنی اسرائیل و امریکہ کی جاسوس تنظیمیں عراق میں کچھ لوگوں کو اکسارہی ہیں کہ عراق میں شیعوں کے خلاف کہ جن کی اکثریت ہے اوراس وقت حکومت میں بھی ان کی اکثریت ہے جدوجھد اور ان کا مقابلہ کریں بدامنی پھیلائیں ،دشمن بدامنی کے سہارے عراق میں اپنی پوزیشن مضبوط بنانا چاھتا ہے امریکہ کو عراق میں رہنے کے لۓ بہانے کی ضرورت ہے اور یہ بہانہ بد امنی ہے امریکہ عراقی حکومت کو ضروری کاموں سے روکنے کے لۓ ملک میں بدامنی پھیلاتا ہے تاکہ اسی بہانے عراق میں باقی رہ سکے

،اختلافات کو دشمن ہوادیتا ہے، شیعہ کو سنی کے خلاف اور سنی کو شیعہ کے خلاف اس بری طرح بدظن کردیتا ہےکہ بے پناہ مشترکات کے باوجود بھی ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکتے یہ دشمن کا کام ہے ہم اس حقیقت کو کیوں نہیں سمجھتے ہیں ؟مرحوم آیت اللہ بروجردی رضوان اللہ علیہ اور مصر میں بعض بزرگ علماء اھل سنت

کے زمانے کو کئی دھائیاں گذرچکی ہے کہ اس وقت یہ فکر پیدا ہوئي تھی کہ آئیں اختلافات کو کم کریں سنی سنی رہے اور شیعہ شیعہ رہے ہرایک اپنے عقائد پر قائم رہے لیکن آپس میں متحد رہیں قرآن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ا س زمانے کے عیسائیوں سے کہا جارہا ہے کہ "تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبدالااللہ ولانشرک بہ شیئا "اس صورتحال میں مسلمان فرقے جن کا خدا ایک، پیغمبر ایک، قرآن ایک، قبلہ ایک اور عبادت ایک ہے اوریہ سارے مسلمانوں کے مشترکات اور مسلمات ہیں اس کے باوجود بعض مسائل کو اختلافات کا سبب قراردیتے ہیں کیا یہ خیانت نہیں ہے ؟کیا یہ خود غرضی اور غفلت نہیں ہے ؟جو بھی اس سلسلے میں قصور وار ہوگا اسے خدا کے سامنے جواب دینا ہے خواہ شیعہ ہو یا سنی ہو ۔

آج حزب اللہ کا دفاع کرنا عالم اسلام پر واجب ہے ہم چشم بصیرت سے مسئلہ کا جائزہ لے رہے ہیں ہمارے لئے واضح ہےکہ سامراج کیا کررہا ہے ہم فلسطین کے مسئلہ میں بھی اسی استقامت سے ڈٹے ہوے ہیں جس طرح سے لبنان، عراق یا افغانستان کے مسئلے میں ڈٹے ہوۓ ہیں ،ہم دیکھ رہے ہیں کہ امریکی سامراج برطانیہ جیسی بعض خبیث یورپی حکومتوں کے ہمراہ جو کہ علاقے میں بدنام اور سیاہ روترین حکومت ہے اورظالم و سفاک صیہونیون کے ساتھ مل کر علاقے سے اسلام کی بیخ کنی کرنا چاھتا ہے کیونکہ وہ دیکھ رہا ہےکہ اسلام اس کے ناجائز مفادات کے سامنے رکاوٹ ہے ۔
اس علاقے میں اسلامی جمہوریہ ایران کے قیام اور اسلام کا پرچم بلند ہونے کے بعد سامراج کی سمجھ میں آگیا کہ اسلام زندہ ہے آج اسلامی رجحانات اور اسلام کی راہ میں جہاد کرنے کے جذبات تمام اسلامی ملکوں اور شمال سے لیکر جنوب کے ساحلوں تک زندہ ہوچکے ہیں ،شمالی افریقہ، مشرق وسطیٰ،ایشیاء ،مشرقی ایشیاء کے باشندے اور جہاں کہیں بھی مسلمان بستے ہیں اپنے اسلامی تشخص اور عزت و وقارکی بازیابی کی کوشش کررہے ہیں دشمن ان جذبات کو ختم نہیں کرسکتا لیکن کوشش ضرور کرتا ہے ہمیں بیدار رہنا چاہیے ہوشیار رہنا چاہیے آج آپ لبنان میں اسلامی استقامت وجہاد کا ایک نمونہ دیکھ رہے ہیں، یہ وہی صیہونی حکومت کی بے رحم فوج ہے جسے کبھی ناقابل شکست تسلیم کیا جاتاتھا اور اس نے چھ دنوں میں تین اسلامی ملکوں کی فوجوں کو شکست دیدی تھی لیکن آج آیک مہینہ ہونے کوآیا ہےکہ بھر پور طاقت اور امریکہ کی تمام تر فوجی امداد کے باوجود ایک مومن و مجاھد گروہ کہ ہاتھوں جو لاتاخذ فی اللہ لومۃ لائم کا مصداق ہے پے درپے شکست کھارہی ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ امت اسلامی اگر خدا سے لو لگاۓ رکھے تو دشمنان اسلام کو شکست دے سکتی ہے ۔
پروردگار امت اسلامی کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھ پروردگار ہمیں دشمنان اسلام کے مقابلے اپنے فرائض سے آگاہ کر،اپنی راہ میں کما حقہ جہاد کرنے کی ہم سب کوتوفیق عطا فرما،خدایا مسلمانوں کے دلوں کو آپس میں نزدیک کر انہیں متحد کردے، پروردگار لبنان کے مظلوم عوام کو سنگ دل و بے رحم اور قسی القلب دشمن کے شر سے محفوظ رکھ، خدایا حزب اللہ کے مجاھدین کی حفاظت فرما انہیں نصرت وکامیابی عطا کر ،خدایا عالم اسلام کی عزت میں اضافہ فرماحضرت بقیۃ اللہ ارواحنا لہ الفداء کی پاکیزہ دعائیں ہمارے شامل حال کراور آپ کے ظہور میں تعجیل فرما۔